بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

"یار بالیں پہ جب آیا تو قضا بھی آئی!"

جب ہیں ریڈیو پر معاہدۂ تاشقند کی امید افزا خبر اور اُس کی تفصیلات سُنیں اور علی الصباح اچانک بیحد افسوسناک اور رنج دہ خبر شاستری جی کے سورگباش ہونے کی سُن لی، اُس وقت طبیعت میں اضطراب و کشمکش کی جو عجیب وغریب کیفیت پیدا ہوئی اُس کا اظہار مذکورۂ بالا مصرعہ سے (بشرطیکہ اس کا مصرعۂ اولیٰ بالکل حذف کردیا جائے) بہتر اور کسی پیرایۂ بیان سے نہیں ہوسکتا۔ شاستری جی کی پوری زندگی جدوجہد، ایثار و قربانی اور آلام و شدائد پر صبر و استقامت کی زندگی تھی۔ لیکن اُن کے ساتھیوں میں جو چیز اُن کے لئے مایۂ امتیاز تھی وہ ان کی مخلصانہ غیر معمولی سادگی تھی، چنانچہ وزیرِ اعظم ہونے کے بعد بھی وہ اپنے رہن سہن، طور طریق اور عادات و خصائل میں اسی پُرانے ڈگر پر قائم رہے۔ وہ دل کے جتنے اچھے تھے ذہنی استعداد اور معاملہ فہمی کے اعتبار سے بھی اتنے ہی اچھے تھے۔ لوگ پوچھتے تھے "پنڈت نہرو کے بعد کون ہوگا؟" لیکن شاستری جی نے ڈیڑھ برس کی قلیل مدت میں ہی شہرت و عظمت کے ساتھ وہ ہردل عزیزی حاصل کرلی تھی کہ لوگوں کو پنڈت جی پر زبان کھولنے اور اُن کے کارناموں پر بے دھڑک تنقید کرنے کا حوصلہ ہو چلا تھا۔ اگرچہ اس میں دخل اس بات کا بھی تھا کہ ہندوستان اپنی سرشت اور خمیر کے اعتبار سے ایک مذہبی ملک ہے، اس بنا پر صحیح معنی میں ایک مذہبی شخص کے ساتھ طبعی طور پر ان کو جو لگاؤ ہوسکتا ہے وہ لامذہب کے ساتھ نہیں ہوسکتا گو وہ اپنے ذاتی اوصاف و کمالات کے باعث کیسی ہی عظیم شخصیت کا مالک ہو۔